

عمران سیریز ناول
دہشت اور پکنک

ناول

دہشت اور پکنک

نورین خان

عمران سیریز ناول دھشت اور پکنک

4،جنوری،2025

کیا گنگنا رہے ہو عمران۔؟

صفدر نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

بس یو چھومت سنتے رہو۔

ذوق نظر نے گل یہ کھلایا

منزل پیچھے میں چھوڑ آیا

اپنی جفا پر وہ بھی قائم

میں بھی وفا سے باز نہ آیا

آج نہیں تو کل اپنا ہے

برسوں یوں بھی دل بہلایا

دنیا بھی تب ساتھ چلی ہے

جب دنیا کو راہ پہ لایا

ہمدردی کا حق ہے اس کو

جو رکھتا ہے درد پرایا

باس! یہ کس گیت ہے؟

گیت نہیں ہے جوزف یہ شاعر نظام الدین نظام کی غزل ہے۔

عمران صفدر اپنے دوست جوزف اور جوانا کے ساتھ صفدر کے گاوں جانے کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

وہ ایک خوبصورت دن تھا اور موسم بھی کافی خوشگوار تھا۔گاڑی کی سواری پر سب بہت خوش تھے،ہنسی مذاق کرتے ہوئے راستہ طے کر رہے تھے۔

گاوں پہنچ کر جوانا تمھیں لوکی کا حلوہ کھلاونگا گاوں میں ہماری پڑوسن ماسی کریمہ بڑے مزے کا حلوہ بناتی ہے۔

باس یہ لوکی گاجر،مولی اور ککڑی کیطرح کوئی سبزی ہے۔؟

جوزف عمران سے پوچھنے لگا۔

بالکل ایسا ہی ہے لوکی ہماری روزمرہ کی غذاوں میں نہایت مرغوب اور عام غذا ہے۔

لوکی جتنی دل عزیز غذا ہے اتنے ہی اسکے فوائد بھی ہیں۔

یہ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے اس کی برودت گوشت کے حرارت کو دفع کرتی ہے اور گوشت کی حرارت اس کی رطوبت کو بند کرتی ہے۔

اس سے سالن معتدل ہو جاتا ہے۔

غمگین دل کو سخت کر دیتا ہے۔

پھر تو باس دل کے لئے میں ضرور کھاوں گا۔

تھارا دل تو پہلے ہی سخت ہے جوزف کیا حلوہ کھا کے اپنے دل کو مزید پتھر بناو گے؟

صفدر ہسنے لگا اور جوانا کے لبوں پر ہلکی سی مسکان نمودار ہوئی۔

تھوڑا سفر طے کرنے کے بعد جب وہ جنگل میں پہنچے تو اچانک گاڑی میں کوئی خرابی پیش آ گئی۔

انجن کی آواز تھم گئی اور گاڑی ایک طرف رک گئی۔

ارے یہ گاڑی کیوں رک گئی۔؟

سب پریشان ہو گئے اور جوزف نے فوراً گاڑی کے انجن کا جائزہ لینا شروع کیا۔

جوانا نے موبائل نکال کر مدد کے لیے کسی کو فون کرنے کی کوشش کی، مگر یہاں سگنل کا بھی مسئلہ تھا۔

عمران، صفدر نے کہا، " فکر نہ کرو، ہمیں خود ہی کچھ کرنا پڑے گا۔

" سب نے مل کر گاڑی کے نیچے جا کر اس کا جائزہ لیا۔ کچھ دیر بعد، معلوم ہوا کہ انجن کا بیلٹ خراب ہو گیا تھا۔

جنگل میں مشکل کا سامنا کرتے ہوئے، عمران اور جوزف نے مل کر ایک متبادل بیلٹ ڈھونڈا اور اس کی مرمت کی۔

جوانا نے پانی اور کھانے کی چیزیں نکالی اور سب کو تھوڑی دیر آرام کرنے کی تجویز دی۔

وہ سب خوش تھے کہ اس مشکل وقت میں بھی ایک دوسرے کا ساتھ دیے رہے تھے۔

مرمت کے بعد گاڑی پھر سے چل پڑی اور وہ اپنے سفر کو جاری رکھتے ہوئے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔

گاڑی چل پڑی اور سب نے سکون کا سانس لیا، مگر وہ سکون زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا۔

تھوڑی دور ہی جا کر گاڑی پھر سے رک گئی۔ عمران صفدر نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر جھانکا، کچھ سمجھ نہ آیا کہ خرابی کہاں ہو سکتی ہے۔

جگہ بھی کافی سنسان تھی اور آس پاس کوئی نہ تھا۔

پھر اچانک ان کے کانوں میں ایک خوفناک گیڈروں کی خوفناک آوازیں آئی۔ "یہ کیا تھا؟" جوانا نے خوف کے مارے کہا۔

عمران نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "یہ وہ وقت ہوتا ہے جب آپ کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے، آیا ہم اس گیڈروں سے لڑیں گے یا دوڑ کر بھاگ جائیں گے؟"

جوزف اور جوانا دونوں ہنس پڑے، مگر عمران کی باتوں میں ایک مزاحیہ نوعیت کی بے چینی تھی، جیسے وہ خود بھی ڈرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

انسانوں سے تو میں لڑ سکتا ہوں۔

مگر ان گیڈروں سے کیسے نمٹوں گا نہیں جانتا۔

پھر عمران نے مزید احمقانہ انداز میں کہا، " دیکھو، یہ گیڈروں کی آوازیں ہمیں بتا رہی ہیں

کہ ہم صحیح راستے پر نہیں جا رہے! ہو سکتا ہے ہم کسی بھوتوں کے گاؤں میں داخل ہو گئے ہوں "! جوانا فکرمند ہوتے ہوئے بولے، "

تمہیں لگتا ہے کہ یہ گیڈر بھوتوں کی مدد کر رہے ہیں؟"

یار جوانا بھوتوں کی باتیں چھوڑو گاڑی کی فکر کرو جوزف نے کہا، "بس باس، ہمیں تو بس یہ دیکھنا ہے کہ گاڑی چل پڑے،

ورنہ گیڈروں کو ہی شکایت ہو جائے گی کہ ہم ان کی زمین پر آئے ہیں "! عمران نے پھر گاڑی کے انجن کو چیک کیا اور ہنستے ہوئے کہا، "

شاید یہ گیڈر ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہم یہاں سے واپس چلے جائیں، پر یہ گاڑی ہمیں کہیں جانے نہیں دے رہی "!

سب نے ہنستے ہوئے گاڑی کی دوبارہ کوشش کی، اور اس دفعہ وہ چل پڑی۔

مگر ان کی ہنسی اور شائستہ انداز میں ڈر کا تاثر اب تک قائم تھا، جیسے وہ جانتے ہوں کہ یہ سنسان علاقہ ان کی مزید آزمائشیں لے کر آ رہا ہے۔

سفر جاری تھا اور گاڑی کی رفتار معمول کے مطابق تھی کہ اچانک جوانا نے بریک مارا۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی اور ایک خوفناک آواز آئی۔

سب نے فوراً باہر جھانکا، جہاں سڑک کے کنارے ایک لڑکی خون میں لت پت گری ہوئی تھی۔
اس کا جسم بے ہوش تھا اور خون کی ندیاں اس کے جسم سے بہہ رہی تھیں۔ اس منظر نے سب کو شدید دھچکا دیا۔
"یہ کیا؟" جوانا خوف کے عالم میں بڑبڑایا، جب کہ عمران اور جوزف فوراً گاڑی سے باہر نکلے۔
عمران نے لڑکی کی نبض چیک کی، اور اس کی حالت دیکھ کر اس کا چہرہ اور بھی پریشان ہو گیا۔
"یہ بچ نہیں پائے گی، اگر ہم نے فوراً مدد نہ کی تو"! عمران نے کہا۔
جوزف نے فوراً کہا، "ہمیں اسے اسپتال لے جانا ہوگا، لیکن یہاں سے قریب ترین اسپتال بہت دور ہے"! عمران نے لڑکی کو سنبھالتے ہوئے کہا،
" فکر نہ کرو، ہمیں جلدی کرنا ہوگا۔" اس نے لڑکی کو آہستہ سے گاڑی میں ڈالا اور جوزف نے گاڑی کا رخ اسپتال کی طرف موڑ دیا۔
جوانا نے گاڑی چلانے کی کوشش کی، لیکن اس کا دماغ مکمل طور پر پریشانی میں ڈوبا تھا۔ "
یہ لڑکی یہاں اس سنسان جگہ پر کیسے آئی؟ اور اس کی حالت اتنی خراب کیوں ہے؟" جوانا نے ڈرتے ہوئے سوال کیا۔
عمران نے اس کی طرف رخ کیا اور کہا، "ہمیں اس وقت یہ نہیں سوچنا چاہیے۔ ہمیں اس کی زندگی بچانے کی پوری کوشش کرنی ہے۔"
گاڑی تیز رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی تھی، اور
گاڑی تیز رفتاری سے چل رہی تھی، اور عمران کی نظریں لڑکی پر مرکوز تھیں، جو خون میں لت پت تھی۔
اس کے دماغ میں ہزاروں خیالات دوڑ رہے تھے، اور اسی دوران اس نے فوراً اپنے خبری جگو کا نمبر ڈائل کیا۔ فون کی گھنٹی بجی اور جگو کا آواز آئی، "ہیلو؟"
"جگو، فوراً سنو! ہم ایک سنسان علاقے میں ہیں اور ایک لڑکی کو شدید زخمی حالت میں پایا ہے۔
" عمران نے آواز میں اضطراب کے ساتھ کہا، "ہمیں فوراً کسی گاڑی کی ضرورت ہے تاکہ اسے قریبی ڈسپنسری لے جایا جا سکے۔
لڑکی زیادہ زخمی نہیں ہے، مگر خون زیادہ بہہ رہا ہے۔"
جگو فوراً سنجیدہ ہو گیا، "سمجھ گیا عمران صاحب! میں ابھی گاڑی بھیج رہا ہوں، آپ لوگ وہاں سے ہلنا نہیں، ہم جلد پہنچ جائیں گے۔"
عمران نے شکریہ ادا کیا اور فون بند کر دیا۔
پھر اس نے جوزف اور جوانا کی طرف مڑ کر کہا، "قریبی علاقے سے گاڑی بھیجی جا رہی ہے، ہمیں تھوڑی دیر اور رکنا ہوگا۔"
جوانا اور جوزف نے اس کی بات پر سر ہلایا اور سب کی نظریں اس زخمی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں، جو زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی۔
عمران کا دل مسلسل دھڑک رہا تھا، مگر اس نے خود کو سکون دینے کی کوشش کی۔
" ہمیں لڑکی کو بچانا ہے، بس کچھ دیر اور۔" اس نے خود کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔
جگو کی گاڑی تیز رفتاری سے آتی ہوئی نظر آئی، اور عمران نے فوراً لڑکی کو گاڑی میں منتقل کرنے کے لیے اس کی طرف اشارہ کیا۔
جگو نے گاڑی روک کر لڑکی کو احتیاط سے اپنی گاڑی میں ڈالا اور اسے فوراً قریبی ڈسپنسری کی طرف روانہ ہو گیا۔
عمران، جوانا، اور جوزف کو ایک لمحے کا سکون ملا، مگر ان کی نظریں ابھی بھی اس سنسان علاقے میں موجود ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں، جہاں انہوں نے لڑکی کو پایا تھا۔
عمران نے اس جائے وقوعہ کو دیکھا اور پھر اس کی نظریں جگو کی گاڑی کی طرف گئیں۔
اس نے اپنے دل میں وسوسوں کو تھامتے ہوئے وہ سوچنے لگا، "جگو یہاں فوراً پہنچا، ایسا کیا ہے میرے خبری کارندوں میں؟
یہ کتنے ہی عظیم لوگ ہیں جو میری مدد کے لیے فوراً پہنچ جاتے ہیں؟"
اس کے ذہن میں سوالات کا ایک طوفان تھا، اور وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس کا بنایا ہوا خفیہ خبری نیٹ ورک کس حد تک پھیل چکا ہے۔
عمران کے اس خفیہ نیٹ ورک کے بارے میں بہت کم لوگوں کو یہ علم تھا کہ اس کے پاس ایک ایسا نیٹ ورک ہے جو ہر مشکل وقت میں اس کی مدد کرتا ہے،
اور آج پھر وہ راز کھلا تھا۔

جوانا نے عمران کی طرف مڑ کر کہا، "باس۔۔۔ یہ آپکے لوگوں کا کیا راز ہے؟ کیسے اتنی تیزی سے گاڑی آئی؟"

عمران نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا، "بس، جب ضرورت پڑتی ہے تو میری مدد کے لیے بہت سے لوگ تیار ہوتے ہیں۔"

لیکن اس کی آنکھوں میں ایک سنجیدگی تھی، جیسے وہ جانتا ہو کہ اس کا نیٹ ورک صرف اس کی حفاظت کے لیے نہیں،

بلکہ کبھی کبھار ایسے پیچیدہ حالات میں بھی مدد کے لیے ہوتا ہے۔

یہ جگو تھا میرا پرانا خبری ہے۔

یہ لمحہ عمران کے لیے ایک نئی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا تھا، کہ اس کا راز اب بے نقاب ہونے لگا تھا۔

اس کا نیٹ ورک اتنا وسیع اور طاقتور تھا کہ وہ اکثر خود بھی اس پر حیران رہ جاتا۔

مگر ابھی اس کا دماغ صرف ایک بات پر مرکوز تھا—وہ لڑکی، جو ابھی تک زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی۔

عمران نے فوراً اپنے فون کو نکالا اور ایجنٹ وائی کا نمبر ڈائل کیا۔ فون کی گھنٹیاں بجیں اور کچھ سیکنڈ بعد ایجنٹ وائی کی آواز آئی، "ہیلو، عمران صاحب۔"

"ایجنٹ وائی، قریبی ڈسپنسری میں ابھی ایک زخمی لڑکی پہنچی ہے،

خون میں لت پت۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا، "مجھے اس کی پوری معلومات چاہیے، ہر قیمت پر۔"

ایجنٹ وائی نے فوراً جواب دیا، "سمجھ گیا، عمران صاحب۔ آپ جہاں بھی ہو، میں معلومات حاصل کرتا ہوں۔

آپکا ایجنٹ وائی ہمیشہ تیار ہے۔" پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد، اس نے دوبارہ کہا، "میں فوراً اس کی شناخت کی کوشش کرتا ہوں،

کچھ دیر میں آپکو تفصیلات مل جائیں گی۔"

عمران کا دل بے چین تھا، اور اس کا ذہن لڑکی کی حالت اور اس کے بارے میں معلومات کی تلاش میں مسلسل سوچ رہا تھا۔

اس نے فون بند کیا اور جوزف اور جوانا کی طرف مڑ کر کہا، "ہمیں مزید معلومات چاہیے۔ یہ لڑکی محض ایک حادثے کا شکار نہیں، کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔"

جوانا نے سوالیہ انداز میں کہا، "آپکو کیا لگتا ہے؟"

عمران نے گہری سانس لی اور کہا، "یہ سنسان علاقے میں اچانک اس طرح کا حادثہ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اس کے پیچھے کی کہانی جاننی ہوگی۔"

چند لمحوں کے بعد، عمران کا فون دوبارہ بجا۔ ایجنٹ وائی کی آواز سنائی دی، "آپ جو چاہ رہے تھے، وہ مجھے مل گیا۔

لڑکی کا نام مایا ہے، اور یہ کچھ دن پہلے ایک خطرناک گروہ سے جڑی ہوئی تھی۔

اس کا ماضی کچھ پیچیدہ ہے، اور اسے یہاں تک پہنچنے کے پیچھے شاید کوئی بڑی وجہ ہو۔"

عمران کی نظریں تیز ہو گئیں، "کیا تمہیں اس کے بارے میں اور کچھ پتہ چلا؟"

ایجنٹ وائی نے جواب دیا، "یہ لڑکی ان لوگوں کی نظر میں تھی جو خفیہ طور پر کچھ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

یہ حادثہ محض ایک تصادم نہیں، بلکہ اس کا مقصد ہو سکتا ہے۔"

عمران نے فون بند کیا اور چہرے پر ایک سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہا، "ہمیں اس کی پوری کہانی جاننی ہوگی،

کیونکہ یہ معاملہ صرف ایک زخمی لڑکی کا نہیں، بلکہ اس سے جڑا ہوا کچھ اور ہو سکتا ہے۔"

عمران کے چہرے پر سنجیدگی تھی، اور اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا اضطراب تھا۔

جوزف نے عمران کی نظریں دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا، "باس، ہم پکنک پے جا رہے ہیں یا کوئی نیا کیس حل کرنے؟

"اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی، مگر عمران کی خاموشی سے وہ جانتا تھا کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

عمران نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا، بس ایک گہری سانس لے کر کہا، "یہ پکنک نہیں ہے، جوزف۔

ہم ایک بہت پیچیدہ معاملے میں پھنس گئے ہیں۔" اس کے الفاظ میں اتنی سنجیدگی تھی کہ جوزف فوراً ہنسی روک کر خاموش ہو گیا۔

جوانا نے جوزف کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا، "یہ کوئی مذاق کی بات نہیں، جوزف۔ عمران صحیح کہہ رہا ہے،
اس لڑکی کی حالت اور اس کے پیچھے جو کچھ ہو رہا ہے، وہ ہمارے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔"
جوزف نے سر ہلایا اور بگڑتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بس اتنا بتا دو کہ ہمیں کہاں جانا ہے، ہم کیا کریں گے؟"
عمران نے دونوں کی طرف مڑ کر کہا، "ہمیں اس لڑکی کی حقیقت جاننی ہے، اس کا ماضی اور اس کے پیچھے جو خطرات ہیں، ان کا سراغ لگانا ہے۔
یہ کسی پکنک سے زیادہ ایک اہم کیس ہے جسے ہمیں فوراً حل کرنا ہے۔"
جوانا نے ہمت افزائی کے طور پر کہا، "چلیں، ہم سب ساتھ ہیں، یہ معاملہ حل کریں گے۔"
جوزف نے چہکتے ہوئے کہا، "بس، میں بھی تیار ہوں، پکنک یا کیس، کچھ بھی ہو"! اس نے مزید کہا، "
لیکن جب اس کیس کو حل کر لیں گے، پھر پکنک کا پلان بنائیں گے"!
سب ہنسے، مگر عمران کی نظریں پھر سے سنجیدہ ہو گئیں۔ اس کے ذہن میں اب صرف ایک ہی سوال تھا، "
یہ لڑکی کس خطرناک دنیا سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے پیچھے کون ہیں؟"
صفدر جو کافی وقت سے خاموش تھے نے جوزف کی طرف مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا،
"جوزف، کار میں میوزک لگاؤ اور تھوڑا مذاق کرو، تا کہ ماحول تھوڑا ہلکا ہو جائے۔" اس کی آواز میں ہنسی کی جھلک تھا، مگر اندر کی سنجیدگی ابھی بھی برقرار تھی۔
جوزف نے فوراً سیٹ پر بیٹھتے ہوئے، "چلیں، اگر باس یہی کہہ رہے ہیں، تو میوزک کا وقت آ گیا ہے"! کہہ کر گاڑی میں میوزک چلا دیا۔
اچانک گاڑی میں سریلی اور خوشگوار میوزک کی آواز گونجنے لگی۔ جوزف نے ماضی کی تفریحی گانے لگا دیے اور ساتھ ہی ہنستے ہوئے کہا، "
چلیں، اب ہمیں کچھ گانے کے ساتھ ان زخموں کو بھی بھلا دینا چاہیے"!
جوانا نے مسکرا کر کہا، "میوزک تو ٹھیک ہے، مگر یہ واقعی ایک سنجیدہ کیس ہے۔"
لیکن جوزف کی ہنسی اور میوزک کی تیز آواز نے کچھ لمحوں کے لیے ماحول میں خوشگواریت پیدا کر دی۔
عمران نے گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھا اور پھر کہا، "صحیح ہے، جوزف، کبھی کبھی ہمیں خود کو ہلکا پھلکا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے،
لیکن اس کیس کو حل کرنے کے بعد ہم سب کی آنکھوں میں کچھ اور ہی نظارہ ہوگا۔"
جوزف نے ہنستے ہوئے کہا، "بس، جب وہ وقت آئے گا، ہم سب کی طاقت پوری ہوگی"! اور پھر گاڑی میں میوزک کی آواز اور اونچی ہو گئی،
جیسے وہ اس لمحے میں خود کو اور اپنے دوستوں کو خوش رکھنے کی کوشش کر رہا ہو، جبکہ حقیقت میں سب کا ذہن ابھی بھی اس لڑکی اور اس کے پیچھے کی کہانی پر تھا۔
عمران کی نظریں سڑک پر جمی ہوئی تھیں، مگر اس کا دماغ کہیں اور تھا۔
وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ یہ لڑکی سنسان سڑک پر کیا کر رہی تھی؟ اس علاقے میں، جہاں نہ کسی کا گزر تھا اور نہ ہی کوئی آبادی نظر آتی تھی،
اس کا آنا کسی بڑی کہانی کا حصہ ہو سکتا تھا۔
"کیا وہ یہاں کسی سے بچ کر آئی تھی؟" عمران نے خود سے سوال کیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ خون میں لت پت لڑکی کا منظر تازہ تھا،
اور ذہن میں مختلف خیالات گردش کر رہے تھے۔ "کیا وہ کسی خطرے میں تھی؟ کیا وہ کسی بڑے گروہ سے جڑی ہوئی تھی؟ یا پھر اس کے پیچھے کوئی اور وجہ تھی؟"
عمران کی نظریں مسلسل سڑک کے کنارے دیکھتی گئیں، لیکن اس کے اندر کی الجھن ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔
وہ جانتا تھا کہ اس لڑکی کا یہاں ہونا محض ایک حادثہ نہیں ہو سکتا۔ اسے اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنی ہوں گی، تا کہ وہ اس کا اصل مقصد جان سکے۔

شام کا وقت تھا رگو سلیم اور نوید اڈے پر بیٹھے تاش کھیل رہے ہیں۔
ان کے سامنے ایک چھوٹی سی میز پڑی ہے، اور ان کے ہاتھ میں تاش کے پتوں کا بنڈل ہے۔

اردگرد کچھ لوگ آتے جاتے ہیں۔ رگو اور سلیم نے پتے تھامے ہوئے ہیں، لیکن اس کی نظریں مسلسل دروازے پر ہیں۔ (رگو سلیم سے تاش کی پتے مکس کرتے ہوئے، نوید کی طرف دیکھ کر، تھوڑا سا بے چین ہو کر (نوید، جاوید چائے لے آیا ہوٹل سے یا نہیں؟" نوید تاش کے پتوں پر نظر ڈالتا ہوا،
بے پرواہ انداز میں (ابھی تک نہیں آیا۔ شاید دیر ہو رہی ہو، تم نے خود ہی کہا تھا کہ وہ تیز نہیں بلکہ سست بندہ ہے۔"
رگو غصے میں آ کر، پتے پھینکتے ہوئے (یار، یہ کتنی بار کہوں؟ اس نے کہا تھا پچاس منٹ میں آ جائے گا! اب تک نہیں آیا تو اب تمھیں خود جانا پڑے گا۔"
) رگو سلیم اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتا ہے، جب کہ نوید ہنستے ہوئے تاش کے پتوں سے کھیلنے لگتا ہے۔
(نوید ہنستے ہوئے (چل، چیک کر آ، تمہاری توقعات اتنی زیادہ ہیں کہ کبھی پوری نہیں ہو سکتیں"! رگو سلیم دروازے کی طرف چلتے ہوئے اپنے موبائل کو نکالتا ہے، جیسے جاوید کو کال کرنے والا ہو۔ (جاوید کو جلدی بلاوا گر پولیس والوں کو شبہ ہوا تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک چھوٹے سے ہوٹل کے سامنے رک گئی۔
یہ ہوٹل ایک معمولی سا چائے کا اسٹال تھا جو گاؤں کے باہر واقع تھا۔ جوزف اور جوانا گاڑی سے اترے، دونوں کی شکلوں پر تھکاوٹ کا اثر نمایاں تھا،
اور چہرے پر واضح تھا کہ وہ کچھ آرام چاہتے ہے۔ جوزف نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ ادھر ادھر دیکھا اور پھر ہوٹل کی طرف قدم بڑھائے۔
چائے والا ایک بوڑھا آدمی تھا، جس نے ان کی طرف دیکھتے ہی مسکرا کر کہا، " کیا لینگے صاحبان؟"
"چار چائے، دس سموسے اور کچھ کھانے کا انتظام بھی کر دو، جلدی سے،" جوزف نے کہا، آواز میں تھکاوٹ تھی، مگر آنکھوں میں اس دن کی اکتاہٹ بھی تھی۔
جوانا نے بھی سر ہلایا، "ہاں، اور کچھ میٹھا بھی ہو جائے تو بہت اچھا ہوگا۔"
چائے والا فوراًان کا آرڈر لکھ کر اندر کی طرف بڑھا۔ اسی دوران، ہوٹل کی میزوں پر بیٹھے دو تین دیہاتیوں کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ لوگ چائے پی رہے تھے اور آپس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ جب جوزف اور جوانا ان کے قریب بیٹھے تو دیہاتیوں نے کچھ بڑبڑاتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔
"یہ شہر کے لوگ بھی، ہمیشہ بہت تیز چلتے ہیں،" ایک دیہاتی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "ان کو کیسے اندازہ ہوگا کہ ہم یہاں کتنی دیر سے بیٹھے ہیں؟"
دوسرے دیہاتی نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے جواب دیا، "یہ تو بس ٹرین یا گاڑی کا پیچھا کرتے ہیں، انہیں کبھی اطمینان سے وقت گزارنا نہیں آتا"!
جوانا اور جوزف ان کی باتوں پر مسکرا دیے، لیکن پھر اپنے خیالات میں گم ہو گئے۔
تھوڑی دیر بعد، چائے والا ان کا آرڈر لے آیا۔ دونوں نے چائے کی چسکیاں لیں اور سموسے کھائے،
لیکن دل و دماغ میں ایک سکون کا احساس تھا، جو چند لمحوں کے لیے تمام تھکاوٹ اور پریشانیوں سے آزاد کر رہا تھا۔
پھر دوسرا آرڈر صفدر اور عمران کے پاس لے گئے جو وہاں چارپائی پر بیفکری سے لیٹے ہوئے تھے۔
باس کھانا آ گیا ہے کھا لیجئے جوزف نے کھانا انکے سامنے رکھا۔
یار صفدر یہ میرا وہم ہے یا تمھیں بھی لگتا ہے کہ یہ دیہاتی بندے ہمیں غور سے دیکھ رہے ہیں یہ کوئی نارمل طریقہ تو نہیں۔
مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔
باس کیا انکی ہڈیاں توڑ دوں؟
جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
نہیں جوانا تمھیں جاو گاڑی کا پانی اور ٹینکی چیک کرو۔
چائے والا بوڑھا آدمی عمران کے پاس آتا ہے اور انہیں ادب سے کہتا ہے صاحب اگر آپ کہے تو مکئی بونٹ اور باجرے کے ستو ضرور لاوں آپکے لئے۔
اور صفدر کی جانب شفقت سے دیکھتے ہوئے بولا آپکے لئے گیہوں کا آٹا اور کچے چاول لاوں۔؟

نہیں چچا آپکی محبت کا بہت شکریہ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

صبح کے وقت جب سورج کی گرم گرم روشنی پورے گاؤں پر پھیل رہی تھی،

سب لوگ گاوں پہنچے۔ گاڑی کی آواز سن کر گاؤں کے لوگ باہر نکل آئے اور اپنی روزمرہ کی مصروفیات چھوڑ کر سڑک کی طرف دیکھنے لگے۔

وہ جانتے تھے کہ کچھ خاص ہونے والا ہے۔ جیسے ہی گاڑی رکتی ہے، صفدر باہر نکلتا ہے۔

اس کی آنکھوں میں ایک پرامید چمک تھی اور چہرے پر ایک دلکش سی مسکراہٹ۔

یہ ہے میرے بزرگوں کا گاوں۔

گاؤں والے صفدر کو دیکھ کر خوش ہو گئے۔ کئی سالوں بعد وہ واپس آیا تھا اور یہ لمحہ گاؤں کے لوگوں کے لیے بہت اہم تھا۔

صفدر ہمیشہ ان کے درمیان محبت اور احترام کے لائق تھا، اور اس کی واپسی نے جیسے پورے گاؤں کو دوبارہ زندہ کر دیا تھا جیسے۔

سب بہت زیادہ خوش ہو رہے تھے۔

کریم دیہاتی خوش ہوکر، صفدر کے قریب آتے ہوئے (ارے صفدر بھائی! کتنے دنوں بعد آئے ہو، ہم سب تمہاری واپسی کا انتظار کر رہے تھے "!

شاہین دیہاتی ہنستے ہوئے (تم تو ہمیشہ ہماری دعاؤں میں رہے ہو صفدر بیٹے، مگر اب واپس آ کر ہمیں خوش کر دیا۔"

صفدر نے مسکرا کر سب کا شکریہ ادا کیا اور ان کے ساتھ گاؤں کے کوچے میں چلتے ہوئے باتیں کرنے لگا۔

گاؤں کے بزرگوں نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کی واپسی کو خوشی کا باعث قرار دیا۔

گاؤں کی فضا جیسے خوشبو سے بھر گئی تھی، اور ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

ارے ماسی آپ صفدر خوشی سے ماسی سے گلے ملتے ہوئے۔

جگ جگ جیو میرے بچے۔

رضیہ اپنے بھیا کو نجبن گڑ کا شربت لا کے پلا دو سادہ پانی سے جی خراب ہو جائے گا۔

جی دادی ابھی لائی شربت رضیہ بھاگتے ہوئے گئی۔

ماسی یہ میرا دوست علی عمران ہے یہ بھی ساتھ گھومنے آیا ہے۔

جی آیاں نو میرے بچے یہ گاوں آپ جیسے جوانوں کا ہی تو ہے۔

سلور کا گلاس رضیہ عمران کو تھماتے ہوئے بجلی کی ایک لہر اسکے نازک سے کومل جسم میں دوڑ گئی تھی،

اور گڑ کا شربت پیتے پیتے عمران کو بڑی میٹھی نگاہوں سے اس کو دیکھتی رہی۔

جوزف ایک آنکھ سے جوانا کو اشارا کر رہا تھا آخر کیوں نہ دیکھے چوکری اپنا باس ہے ہی پرنس۔

لمبا قد، چوڑا سینہ، کھلی پیشانی اور گورا چٹا رنگ۔

بس جوزف کوئی سن لیگا خاموش جوانا سپاٹ چہرہ لئے تھری پیس سوٹ میں ملبوس کھڑا تھا۔

چلو صفدر نکلتے ہیں ویسے شربت بہت لذیذ تھا۔

ارے ارے صفدر بیٹے یہ اپنے نواب زادے، بانکے سجیلے شہزادے کیساتھ کہاں جا رہے ہو؟

کون بانکا چھبیلا جوزف بولا

ماسی عمران کیطرف اشارہ کرتے ہوئے۔

دوسرے دن، جب صبح کی روشنی گاؤں کے کھیتوں پر پھیل رہی تھی، سب کھیتوں میں سیر کے لیے نکلے ہوئے تھے۔

گاؤں کے لوگ معمول کے مطابق کام کاج اور سیر کرنے میں مصروف تھے کہ اچانک شور برپا ہو گیا۔

دور سے کسی گاڑی کے حادثے کی خبر آئی، اور لوگوں نے فوراً رخ موڑ لیا۔

گاؤں والا موچی

) چلاتے ہوئے(

"ارے! گاڑی حادثے کا شکار ہو گئی! فوراً چلتے ہیں"!

سب گاؤں والے اپنی روزمرہ کی سرگرمیاں چھوڑ کر حادثے کی جگہ کی طرف دوڑنے لگے۔

گاڑی کی طرف پہنچتے ہی انھوں نے دیکھا کہ وہ بالکل صحیح حالت میں کھڑی تھی، مگر کچھ عجیب ضرور تھا۔

گاڑی میں کوئی بھی چیز نہیں ملی، نہ سامان تھا، نہ کوئی نشان، جیسے سب کچھ غائب ہو چکا ہو۔

جبکہ گاڑی بالکل صحیح سلامت کھڑی تھی۔

لاشیں گاڑی میں پڑی ہوئی تھیں۔

گاؤں والا کمہار

) چپکے سے، حیرت زدہ ہو کر(

"یہ کیا چکر ہے؟ گاڑی بالکل ٹھیک ہے، اور اس میں کچھ بھی نہیں۔"

گاؤں والی کمہارن چنو گھبرا کر، اردگرد نظر دوڑاتے ہوئے(کیا یہ کوئی دھوکہ دہی ہے؟ کہاں گیا ان مسافروں کا سامان؟ اور یہ گاڑی اس طرح کیسے کھڑی ہے؟"

گاؤں کے لوگ ہیرانی اور خوف کی حالت میں گاڑی کے اردگرد کھڑے تھے، جیسے کچھ سمجھ نہ آ رہا ہو۔

کچھ نے گاڑی کے دروازے کھولے، کچھ نے انجن چیک کیا، لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔

گاڑی کی حالت بالکل ٹھیک تھی، لیکن اس میں کوئی چیز نہ تھی، نہ کوئی نشانی کہ یہاں کچھ ہوا ہو۔

صفدر سوچتے ہوئے، گاڑی کے اردگرد قدم رکھتا ہوا(یہ کچھ عجیب سا لگ رہا ہے... کچھ تو گڑبڑ ہے۔ شاید اس گاڑی کا تعلق کسی اور جگہ سے ہو۔"

یہ لوگ یہاں کے نہیں لگتے۔

سب کی نظریں گاڑی پر جمی ہوئی تھیں اور وہ کچھ دیر تک اس کے اردگرد کھڑے رہے،

مگر آخرکار سب کو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اس معاملے کو بعد میں دیکھیں گے۔

اس روز کے بعد گاؤں میں کچھ نہ کچھ غیر معمولی واقعات ہونے کا احساس بڑھ گیا تھا۔

عمران نے اپنے دوست فورنسک ڈاکٹر کو فون کیا اور پوری صورتحال بتاتے ہوئے کہا:

"ڈاکٹر صاحب، یہ جو حادثہ پیش آیا ہے، وہ دراصل حادثہ نہیں ہے۔

یہ قتل اور ڈکیتی کا کیس لگ رہا ہے۔ جو کچھ بھی ہوا، وہ محض ایک حادثہ نہیں تھا بلکہ کسی نے اسے منصوبہ بندی کے تحت انجام دیا ہے۔"

اچھا مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔

ڈاکٹر نے فون پر اس کی بات سن کر کہا، "عمران، تمہیں کیا لگتا ہے؟ کیا تمہیں کوئی خاص شواہد ملے ہیں جو اس بات کو ثابت کریں؟"

عمران نے کہا، "ہاں، کچھ ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔

کچھ ایسی علامات ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ یہ معمولی حادثہ نہیں تھا۔ مجھے مزید تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔"

عمران نے فون پر ڈاکٹر صاحب کو مزید تفصیل سے بتایا، "سب سے پہلے، جس مقام پر یہ واقعہ پیش آیا،
وہاں کوئی زبردست مزاحمت کی علامات نظر آتی ہیں۔
گاڑی کی حالت اور اس کے اردگرد کے حالات بتاتے ہیں کہ یہ حادثہ نہیں بلکہ جان بوجھ کر کسی نے گاڑی کو نشانہ بنایا۔
میں نے اس کا معائنہ کیا، گاڑی کی کھڑکیاں ٹوٹنے کے بجائے اندر سے کچھ اشیاء غائب تھیں، جیسے کہ پیسے اور قیمتی سامان۔"
ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا، "تمہاری باتوں میں وزن ہے، عمران۔
تمہیں فوراً پولیس سے رابطہ کرنا چاہیے اور اس کیس کی گہرائی میں جا کر تفتیش کرنی چاہیے۔
ایسا لگتا ہے کہ تمہیں کچھ شواہد ملے ہیں جو اس کیس کو قتل اور ڈکیتی کے زاویے سے دیکھنے کی ضرورت بتاتے ہیں۔"
عمران نے سر ہلا کر کہا، "ہاں، میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔
لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس معاملے پر اپنی رائے دو،
کیونکہ آپ طبی ماہر ہونے کے ناطے زیادہ بہتر انداز میں اس کیس کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔"
ڈاکٹر نے کہا، "بالکل، میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مجھے تمام تفصیلات بھیج دو،
اور میں اس پر فوراً تجزیہ کر کے کچھ مفید مشورے دے سکتا ہوں۔
ہم دونوں مل کر اس کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔"
ٹھیک ہے میں لاشوں کی تصاویر بھی بھیجتا ہوں۔
عمران نے فیصلہ کیا کہ وہ فوراً تفتیشی ٹیم سے رابطہ کرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے دوست ڈاکٹر سے مزید مشورے لے گا
تاکہ اس کیس کو حل کیا جا سکے اور سچ کا پتا چل سکے۔

کہاں گم ہوں عمران صفدر نے اسے ایک ویران گھر میں دیکھتے ہوئے آواز دی۔
کچھ نہیں بس اس غیر آباد گھر کو دیکھ رہا تھا یہ اُجاڑ بیڈروم جس کی خالی چھت اور ٹوٹے ہوئے دیواریں ایک کرب کا منظر پیش کر رہے ہیں،
کبھی یہ مکان شاید کسی کے لیے خوشیوں کا مرکز رہا ہوگا۔
وہ دن جب یہ کمرہ خوشبوؤں سے بھرا ہوا ہوگا، جب یہاں ہنسی کی آوازیں اور محبت بھری باتیں گونجتی ہوں گی،
وہ وقت آج صرف ایک یاد کی صورت میں باقی رہ گیا ہے ماضی بن چکا ہے۔
دیوار سے آدھا اترا پینٹ کبھی اس کمرے کی زیبائش کا حصہ رہا ہوگا،
لیکن آج وہ بھی جیسے ماضی کی کہانیاں سنا رہا ہے، جس میں خوشی، محبت اور امیدیں چھپی ہوئی تھیں۔
اس کا رنگ مدھم ہو چکا ہے، جیسے وقت کی دھند نے اس کی چمک دمک چھین لی ہو۔
کمرے کی چھت پر لٹکی ہوئی مدھم لائٹس، جو کبھی بچوں کی راتوں کو روشن کرتیں ہوگی، آج سونی پڑی ہیں۔
کمرے میں رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی زنگ آلودہ سائیکل شاید کسی بچے کی تھی،
جس کے ذریعے کبھی یہاں کی فضاء میں خوشبوئیں گھومتی ہوں گی۔
اس سائیکل کا ہونا، بچوں کی موجودگی کا ایک واضح اشارہ ہے، ان کی شرارتیں، ان کی کھیل کود اور ان کی ہنسی،
جو اس کمرے کے ہر کونے میں گونجتی رہی ہوگی۔ لیکن اب وہ سب کچھ صرف یادوں کا حصہ بن چکا ہے۔
عمران اسطرح کئی غیر آباد گھر اس گاؤں میں موجود ہیں۔

جسکے مکین یا تو ہجرت کر چکے ہیں یا مر چکے ہیں۔
سچ کہہ رہے ہو لوگ چلے جاتے ہیں اب اس ویران کمرے کو ہی دیکھو یہ کمرہ اب بربادی کی گواہی دے رہا ہے،
اور بربادی کے اثرات ہر طرف محسوس ہو رہے ہیں۔
یہ بربادی اچانک بھی آسکتی ہے، جیسے تیز آندھی یا طوفان، جو ہر چیز کو بہا کر لے جائے۔
یا پھر یہ آہستہ آہستہ اپنے راستے پر آتی ہے، جیسے وقت کے ساتھ کچھ چیزیں خود بخود ٹوٹ پھوٹ کر برباد ہو جاتی ہیں،
اور انسان کو ان کی قدر کا پتا تب چلتا ہے جب وہ سب کچھ ختم ہو چکا ہوتا ہے۔
انسان اپنی زندگی میں کتنی محبت، چاہت اور محنت سے اپنے لیے مال واسباب اکٹھا کرتا ہے،
گھر بناتا ہے، خاندان کی خوشیوں کو سنبھال کر رکھتا ہے، لیکن پھر ایک دن،
وہ سب کچھ تو باقی رہ جاتا ہے، مگر انسان خود گزر جاتا ہے۔
یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ وقت کے ساتھ انسان کی جیتے ہوئے لمحے اور بنائی ہوئی چیزیں تو ختم نہیں ہوتیں،
لیکن خود انسان ایک دن ان سب کو چھوڑ کر رخصت ہو جاتا ہے۔
میرے خیال میں انسان کا لالچ اسے لے ڈوبتا ہے دوسروں کا مال ہتھیانا اور چوری کرنا جبکہ آخر میں انسان نے اکیلے ہی جانا ہے صفدر جواب دیتے ہوئے۔
بالکل ایسا ہی ہے۔اب اس کمرے کی اجاڑ حالت ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ خوشی، غم، امید اور بربادی سب ہی عارضی ہیں۔
انسان جتنا بھی دنیاوی مال و دولت جمع کرے، ایک دن وہ سب کچھ چھوڑ کر چلا جاتا ہے،
اور جو باقی رہ جاتا ہے وہ صرف یادیں اور اس کے بنائے ہوئے نشان ہوتے ہیں، جو ایک دن ماضی کی دھند میں کہیں گم ہو جاتے ہیں۔
اچھا چلو چلتے ہیں شام ہوگئی ہے مجھے جوزف سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

اچانک ہنستے مسکراتے گاوں میں یہ کیا ہو گیا۔؟
ہر طرف خوف کی فضا قائم ہوگئی۔
روز روز نئے حادثے اور قتل عام تو گویا روز کا معمول بن گیا تھا۔
باس ہر طرف یہی بحث چل رہی ہے۔
عمران نے جوزف کو تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا، "ہمیں یہ کیس حل کرنے کے لیے ایک خاص منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔
میں چاہتا ہوں کہ ہم چائے والے سٹال پر جائیں۔
وہاں ہم خود کو امیر ظاہر کریں گے، تاکہ وہ مجرم لوگ خود ہم سے بات چیت شروع کریں۔
اگر وہ مجرم ہیں، تو وہ ہماری گاڑی پر حملہ کرنے کی کوشش کریں گے، کیونکہ ان کا مقصد ہمیں نقصان پہنچانا ہے یا ہمارے پیچھے تک پہنچنا ہے۔"
جوزف نے اسے بہت دھیان سنا اور کہا، "سمجھ گیا باس، لیکن آپکو یہ خیال رکھنا ہوگا کہ یہ کھیل بہت خطرناک ہوسکتا ہے۔
اگر وہ واقعی مجرم ہیں تو ہم نے خود کو بچانے کے لیے بھی تیاری کرنی ہوگی۔"
ویسے جوزف تم کب سے یہ سب سوچنے لگے؟
لوگوں کی ہڈیاں توڑتے وقت تمھیں کچھ یاد ہوتا ہے ویسے۔؟
عمران نے جواب دیا، "ہاں، میں جانتا ہوں۔ہم سب نے لڑائی کا سامنا کرنے کے لیے بھی خود کو تیار کرلیا ہے۔

اگران کا حملہ ہوتا ہے تو ہمیں خود کو بچانے اوران سے نمٹنے کے لیے فوراً قدم اٹھانا ہوگا۔تم بس میری پیروی کرنا،اوراگر موقع ملا توان سے سختی سے نمٹنا۔"

جوزف نے اس بات پر سر ہلا کر کہا،" ٹھیک ہے، باس، میں تمہارے ساتھ ہوں۔ہمیں ان مجرموں کو بے نقاب کر کے ہی رہنا ہے۔"

تمھارے ساتھ نہیں جوزف۔

آپکے ساتھ ہوں۔

ہاں باس!۔۔۔وہی جو آپ کہہ رہے ہیں۔

عمران نے کہا،"بس ہمیں اس پلان کو کامیابی سے ہمکنار کرنا ہے،تا کہ ہمیں حقیقت کا پتہ چل سکے اور یہ کیس حل ہو سکے۔"

جوزف جاتے جاتے واپس پلٹ آیا۔

باس!۔۔۔۔ہم پکنک کب منائے گے ویسے۔؟

عمران جواب میں مسکرانے لگا۔

آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔

برسات جھوم جھوم کر چھا گئی تھی،ندی،نالے،جل،تھل ہورہے تھے۔

زمین پر ہر طرف ہریالی ہی ہریالی چھارہی تھی،اودھے،اندھے امنڈتے ہوئے بادلوں کو دیکھ عمران ندی کے کنارے بیٹھ گیا۔

وہ سوچوں میں گم تھا اور قدرت کے حسین نظاروں سے لطف اٹھا رہا تھا۔

اچانک عمران کا موبائل بجنے لگا۔

ہیلو۔۔علی عمران ایم۔ایس۔سی،پی۔ایچ۔ڈی آکسن فرام لندن از شپکینگ۔

میں یوں کیپٹن فیاض۔۔۔دوسری طرف فیاض کی جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

کہاں گم ہو عمران۔؟

میں نے سلیمان کو فون کیا تھا تو اس نے بتایا تھا کہ عمران صفدر کیساتھ پکنک پے گیا ہے؟

ہاں بالکل میں پکنک پے آیا ہوں اور تمھارے بغیر۔

کیا کر رہے ہو اس وقت؟

سوپر فیاض!۔۔۔اس وقت میں پانی کو دیکھ رہا ہوں۔

نجانے ندی میں اتنا سارا پانی کیسے جمع ہو جاتا ہے۔

لاحول ولاقوۃ عمران خدا تمھیں سمجھے۔

کیونکہ سوپر فیاض کیا پانی کو دیکھنا گناہ ہے۔؟

ویسے بھی آپ کے جسم میں پانی کی کمی سے آپ کا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔

دماغ 80% پانی سے بنا ہوتا ہے اور جب ہم کافی پانی نہیں پیتے ہیں تو دماغ کے کچھ ٹشو سکڑ جاتے ہیں اور یہ سکڑنا دماغ اور علمی افعال کو متاثر کرتا ہے۔

دماغ کو درکار پانی میں صرف 1% کمی دماغ کے علمی افعال میں 5% کمی کا باعث بنے گی۔

یار عمران بور مت کرو پانی کی کمی مجھ میں نہیں ہے۔

کمی ہے سوپر فیاض کیونکہ پانی کی کمی دماغ کو علمی کاموں کو انجام دینے کے لیے زیادہ کوشش کرنے کا سبب بھی بنتی ہے۔

مثال کے طور پر، ایک سائنسی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ جسم میں پانی کی کمی کے دوران دماغ انتہائی تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے
اور دماغ کو فعال کام کرنے کے لیے آکسیجن سے لدے خون کی ایک بڑی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔

صفدر کہاں ہے؟ اور یہ جوزف اور جوانا مجھ سے زیادہ تمھارے سگے ہیں کیا۔؟

فیاض نے شکوہ بھرے لہجے میں کہا۔

جوزف اور جوانا کے مضبوط جسموں میں پانی کی کمی نہیں اس لئے اور خوش قسمتی سے دماغی خلیات پر پانی کی کمی کے اثرات کو درست کیا جا سکتا ہے
اور اگر جسم میں پانی اور معدنیات کی وافر مقدار موجود ہو تو وہ دوبارہ اپنے کام کی طرف لوٹ سکتے ہیں۔

تاہم، بوڑھوں میں دماغی افعال کو بحال کرنا مشکل ہوتا ہے، خاص طور پر اگر پانی پینا سالوں اور طویل عرصے تک نظر انداز کیا جائے،
جس سے دماغی خلیات کو دوبارہ بحال کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

لہذا پکنک پے بوڑھے لوگوں کا کیا کام۔؟

اچھا تو اب میں بوڑھا بن گیا۔

تم واپس تو آو گے نہ میں تمہاری خبر لوں گا۔

فیاض نے جٹ سے فون بند کر دیا۔

دوسرے دن عمران تھوڑا سا خوف محسوس کرتے ہوئے ماسی کے پاس گیا۔

وہ جانتا تھا کہ رضیہ کا ماسی سے تعلق بہت ہی مضبوط ہے، اور اسے یقین نہیں تھا کہ ماسی اسے اجازت دے گی۔

وہ لرزتے ہوئے بولا، "ماسی، مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ ہمیں اس کام کے لیے رضیہ کی مدد کی ضرورت ہے۔
ہم کچھ مجرموں کو پکڑنے جا رہے ہیں اور مجھے اس کے ساتھ ہونے کی ضرورت ہے۔"

میرا مطلب ہے مجھے رضیہ کا ساتھ چاہیئے اس معاملے میں۔

ماسی نے عمران کی باتوں کو غور سے سنا اور پھر چپ چاپ کچھ دیر کے لیے سوچتی رہی۔

عمران کی نظریں ماسی کے چہرے پر مرکوز تھیں، اور اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔

ماسی کی آواز میں نرمی لیکن سنجیدگی تھی جب اس نے کہا، "عمران، تم جانتے ہو کہ رضیہ بہت نیک لڑکی ہے اور میں اسے تمہارے ساتھ بھیج کر پریشان نہیں ہونا چاہتی۔
مگر تمہاری باتوں سے لگتا ہے کہ یہ معاملہ بہت اہم ہے۔"

عمران نے سر جھکایا اور کہا، "جی ماسی، یہ واقعی بہت ضروری ہے۔
اگر رضیہ ہمارے ساتھ ہوگی تو ہم مجرموں کو جلد پکڑ لیں گے۔ ہمیں اس کی مدد کی ضرورت ہے تاکہ یہ کیس حل ہو سکے۔"

ماسی نے کچھ دیر سوچا اور پھر نرم لہجے میں کہا، "ٹھیک ہے، عمران۔ میں رضیہ کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گی،
لیکن یاد رکھو کہ تم دونوں کو اپنا خیال رکھنا ہے۔ یہ تمہارے لیے اور اس کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔"

عمران نے ماسی کا شکریہ ادا کیا اور کہا، "آپ کا بہت شکر گزار ہوں، ماسی۔ ہم اپنا خیال رکھیں گے اور اس کیس کو حل کر کے واپس آئیں گے۔"
اور آپکو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں رضیہ کا خیال اپنی جان سے زیادہ رکھوں گا۔

ماسی نے رضیہ کو بلایا اور اسے عمران کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی۔ رضیہ کچھ ہچکچا رہی تھی، مگر ماسی کے اعتماد کے بعد وہ بھی تیار ہو گئی۔

عمران نے رضیہ کی طرف دیکھا، اور دونوں نے ایک دوسرے کو یقین دلایا کہ وہ مل کر مجرموں کو پکڑ کر واپس آئیں گے۔

رضیہ لاج اور شرم سے عمران کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

آج تو رضیہ کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔

وہ خوشی خوشی عمران کے پاس آئی

بابو جی آپ یہاں کیا دیکھ رہے ہیں۔؟

آو بیٹھو رضیہ وہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

مجھے کالا رنگ پسند ھے

اور بوڑھے پیڑ،

پرانی حویلیاں،

سردیوں کی راتیں،

ساون کی بارش،

دسمبر کا مہینہ،

ادھورے خواب،

ادھوری کہانیاں،

چائے کا کپ،

خاموشی،

زرد پتے،

برف باری،

اپریل کی دوپہریں،

کاغذ کی کشتی،

سمندر پر تیرتے پرانے جہاز،

بوسیدہ ڈائریاں،

پرانے ٹیپ ریکارڈر،

پرانے لالٹین،

پرانے لکڑی کے بکسے،

پرانے ریڈیو،

پرانے ٹیلی ویژن،

پرانے رسالے،

پرانی فلمیں،

پرانے مٹی کے برتن،

پرانے کپڑے،

چھوٹے بچے،

شاعری، کتابیں،

پرانے ریلوے سٹیشن،

ریل کی تنہا اداس کوک،

سیٹی کی جدائی بھری آواز،

قصہ گو، رباب کی دھن،

پہلی بارش،

گیلی مٹی کی خوشبو،

بوڑھے لوگ،

لوک داستانیں اور ان میں چھپے سچے کردار،

کبھی گرجتے بادل کبھی برستے بادل،

کبھی سخت دھوپ میں ایک سائباں سا بادل،

جھرنوں سے گرتے پانی کی آواز،

پرندوں کے چہچہانے سے کوئل کوکو تک۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔!!۔۔۔۔

بابو جی آپ کافی باذوق انسان لگتے ہیں۔

اچھا بہت شکریہ عمران نے رضیہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے کہا، "رضیہ، یہ جو پلان ہم نے بنایا ہے، اس میں تمہاری بہت اہمیت ہے۔

تمہیں قیمتی لباس پہننا ہوگا، خوبصورتی سے بناؤ سنگار کرنا ہوگا، اور خود کو امیر ظاہر کرنا ہوگا۔

تمہیں میری بیوی کا کردار ادا کرنا ہے، تاکہ وہ ہمیں امیر سمجھ کر خود ہم تک پہنچیں اور ہم ان مجرموں کو پکڑ سکیں۔"

رضیہ کی آنکھوں میں کچھ جھجھک اور پریشانی تھی۔ وہ شرمیلی سی لڑکی تھی اور ایسی صورتحال میں خود کو ظاہر کرنے میں اسے مشکل ہو رہی تھی۔

وہ آہستہ سے بولی، "لیکن بابو جی، یہ سب کچھ مجھے کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔ میں اس میں کیسے اچھا کروں گی؟"

عمران نے اس کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا، "میں جانتا ہوں کہ یہ تمہارے لیے نیا ہے اور تمہیں یہ کرنا مشکل لگ رہا ہے،

لیکن یہ ہم سب کے فائدے میں ہے۔ تمہاری مدد سے ہم ان مجرموں کو بے نقاب کر سکتے ہیں۔

ان کو اپنی چالاکی میں پھانسنا ضروری ہے تاکہ وہ خود کو بے نقاب کر دیں۔

تمہیں بس اتنا کرنا ہے کہ ان کو یہ دکھاؤ کہ ہم بہت امیر ہیں، اور پھر وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں گے۔"

رضیہ نے گہری سانس لی اور پھر اس کی باتوں پر غور کیا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ایک خطرناک اور پیچیدہ کھیل ہے،

مگر عمران کا یقین اور اس کی مدد کی ضرورت نے اسے فیصلہ کرنے پر مجبور کیا۔

اس نے نرمی سے کہا، "ٹھیک ہے، بابو جی۔ میں آپکے ساتھ ہوں، لیکن میں چاہتی ہوں کہ ہم احتیاط سے کام کریں اور میں اپنی عزت کا دھیان رکھوں۔

عمران نے اس کی بات سنی اور کہا، "تمہاری عزت کا خیال رکھنا میری ذمہ داری ہے، رضیہ۔ ہم دونوں اس معاملے کو بڑی سمجھداری سے حل کریں گے۔"

رضیہ نے آخر کار خود کو تیار کرنے کا فیصلہ کیا اور عمران کی ہدایت کے مطابق، وہ خود کو تبدیل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

وہ جانتی تھی کہ اس منصوبے کی کامیابی ان کی کامیابی کی چابی ہوگی، مگر اس کے ساتھ ہی اسے اپنے اندر کی قوت اور عزت کا بھی خیال رکھنا تھا۔

اور ہاں بابو جی نہیں بلکہ تم مجھے کہو گی عمران وہ بھی نہایت بےتکلفی سے آج سے ہی پریکٹس شروع کر دو۔

چلو واپس چلتے ہیں۔
آؤ تمھیں گھر چھوڑ دوں شام ہو رہی ہے۔

عمران اور رضیہ دوسرے دن مقررہ وقت پر اسی چائے والے ڈھابے پر پہنچے تو عمران نے گاڑی کی خرابی کا بہانہ کیا، تا کہ ان کا شکار ان تک پہنچے۔
وہ دونوں ہوٹل میں داخل ہوئے اور ایک ٹیبل پر بیٹھ گئے۔
ہوٹل کا ماحول عام سادیہاتی ٹائپ تھا، لیکن رضیہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ کھیل اب اگلے مرحلے میں داخل ہونے والا ہے۔
اسی دوران ایک آدمی ان کے قریب آیا، اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سی چمک تھی۔
اس نے خوش اخلاقی سے کہا، " آپ لوگ تو بہت تھکے ہوئے لگتے ہیں،
کیوں نہ ایک کپ چائے پی لیں؟" وہ چائے کی ٹرے کے ساتھ آیا اور عمران اور رضیہ کو ایک ایک کپ چائے پیش کی۔
رضیہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے چائے پی لی، لیکن عمران نے فوراً چائے کا کپ اٹھا کر کوئی خاص حرکت کی۔
اس نے چائے چپکے سے اپنے کپ سے گرا دی تا کہ وہ اس میں شامل کسی بھی نشہ آور چیز سے بچ سکے۔
اس کا دل دھڑک رہا تھا، لیکن اس نے اپنی چالا کی سے یہ منظر چھپایا۔
چائے پینے کے بعد، رضیہ کی حالت تھوڑی سی مضمحل ہوگئی، جیسے وہ آہستہ آہستہ غنودگی کا شکار ہو رہی ہو۔
عمران نے فوراً اسے سہارا دیا اور کہا، "رضیہ، ہمیں ابھی نکلنا ہوگا، یہ جگہ کچھ عجیب لگ رہی ہے۔"
رضیہ نے چہرے پر ہلکی سی سرخیاں اور بے چینی ظاہر کی، مگر عمران نے اسے نرم لہجے میں کہا، "سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا، بس تم آرام سے رہو۔"
وہ دونوں فوراً ہوٹل سے نکل کر گاڑی میں سوار ہو گئے۔ عمران نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور چابی گھمائی۔
گاڑی چلتے ہی، وہ نشے کا اثر محسوس کرتے ہوئے، آگے کے راستے پر روانہ ہو گئے۔
عمران کا دل ابھی تک دھڑک رہا تھا، مگر وہ جانتا تھا کہ اس منصوبے میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اسے مزید محتاط رہنا ہوگا۔
وہ ایک اور مشکل مرحلے کے لیے تیار تھا، لیکن اس کا مقصد تھا کہ رضیہ محفوظ رہے اور وہ دونوں مجرموں کو پکڑنے میں کامیاب ہوں۔
عمران کو ایسے معمول میں ذرا بھی ڈر نہیں لگتا تھا مگر نجانے کیوں رضیہ جیسی معصوم لڑکی کی موجودگی میں اسکا دل دھڑک رہا تھا۔
دوسرا اس نے ماسی سے وعدہ بھی کیا تھا۔
عمران اور رضیہ گاڑی میں سفر کر رہے تھے جب اچانک تین آدمی سڑک کے وسط میں آ کر کھڑے ہو گئے۔
ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں اور وہ چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھے۔ ایک ڈاکو نے بندوق عمران کی طرف تھان کر کے کہا، "
جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے، نکالو! ورنہ تم دونوں کی زندگی ختم ہو جائے گی۔"
عمران سامنے کھڑا ہو گیا اور ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا، لیکن اس نے خود کو سنبھالا اور دھیرے سے کہا، "
اگر تم سمجھتے ہو کہ ہم ڈر کر تمہیں کچھ دیں گے، تو تم غلط ہو۔" لیکن اس کی آنکھوں میں ایک خطرے کا احساس تھا۔
اس نے فوراً گاڑی کے دروازے کو کھول کر باہر قدم رکھا، اور ڈاکوؤں کو للکارا، "تم جو کچھ بھی چاہتے ہو، میں تمہیں نہیں دوں گا۔"
ڈاکوؤں نے مزید دباؤ بڑھایا اور بندوقیں تھیں لیں اور چاقو تیز کر دیئے، لیکن اسی لمحے، اچانک درختوں سے کسی کی چھلانگ لگنے کی آواز آئی۔
عمران اور رضیہ نے چونک کر اوپر دیکھا اور دیکھا کہ جوزف اور جوانا درختوں سے پھلانگتے ہوئے ان کی طرف آ رہے ہیں۔
دونوں کی حرکات اتنی تیز اور طاقتور تھیں کہ وہ ایک لمحے میں ڈاکوؤں کے قریب پہنچ گئے۔

جوانا نے ایک ڈاکو کو سختی سے پکڑ کر نیچے گرا دیا، اور جوزف نے دوسرے ڈاکو کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اس کی ہڈیاں توڑ دیں۔

عمران اور رضیہ حیرانی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے، جب کہ جوزف اور جوانا نے ان ڈاکوؤں کو زمین پر گرایا اور ان کے ہتھیار چھین لیے۔

ڈاکوؤں کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا، اور وہ مکمل طور پر ناکام ہو چکے تھے۔

عمران نے فوراً جوزف اور جوانا کو تحسین آمیز نظروں سے دیکھا، "تم لوگ آ ہی گئے میرے شیروں۔

جب عمران، جوزف اور جوانا نے ڈاکوؤں کو قابو کر لیا، فوراً انہوں نے ان سے مزید معلومات حاصل کیں تاکہ اصل مجرموں تک پہنچا جا سکے۔

عمران جانتا تھا کہ یہ لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی، اور ان ڈاکوؤں کو قانون کے حوالے کرنا ضروری تھا۔

اس کے ساتھ ہی، وہ ان ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے لیے پولیس کی مدد لینے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔

عمران نے فوراً صفدر کو فون کیا، جو گاؤں کا پولیس افسر تھا۔ اس نے صفدر کو پورے واقعے کی تفصیل بتائی اور ان ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

صفدر نے اس کی بات سن کر کہا، " فکر نہ کرو عمران، ہم فوراً آ رہے ہیں۔ تم لوگ ان ڈاکوؤں کو قابو میں رکھو، ہم تمہاری مدد کے لیے پہنچ جائیں گے۔"

چند منٹ بعد، صفدر اور اس کی پولیس ٹیم موقع پر پہنچ گئے۔

صفدر نے فوراً ڈاکوؤں کو گھیر لیا اور ان سے ہتھیار چھین کر انہیں پولیس کی گاڑی میں ڈالا۔

اس کے ساتھ ہی، پولیس ٹیم نے تمام ضروری تفتیش شروع کر دی اور ڈاکوؤں کے بیگ سے چوری کی ہوئی اشیاء برآمد کر لیں۔

گاؤں کے لوگ جب یہ منظر دیکھتے ہیں تو ان کے چہرے پر سکون اور خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

وہ جانتے تھے کہ اب ان ڈاکوؤں کی وجہ سے جو خوف اور اذیت وہ سہہ رہے تھے، وہ ختم ہو جائے گا۔

عمران، جوزف اور جوانا کی قربانیاں رنگ لائی تھیں، اور گاؤں والے ان کے شکر گزار تھے۔

صفدر نے ڈاکوؤں کو پولیس کی گرفتاری میں ڈالنے کے بعد عمران اور اس کے دوستوں کا شکریہ ادا کیا، "تم لوگوں نے گاؤں کو ان مجرموں سے نجات دلائی۔

تمہاری مدد کے بغیر ہم یہ کام نہیں کر پاتے۔"

عمران نے مسکرا کر کہا، "ہم سب کی مدد سے یہ ممکن ہوا ہے، صفدر۔ ہم سب کا مقصد ایک ہی تھا — یہ گاؤں اور اس کے لوگ محفوظ ہوں۔"

گاؤں کے لوگ جمع ہو کر عمران، جوزف، جوانا اور صفدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں سراہنے لگے۔

اس دن کے بعد گاؤں میں امن و سکون واپس آ گیا، اور ان ڈاکوؤں کی گرفتاری نے پورے گاؤں کو ایک نئی امید دی۔

ماسی نے عمران کا ماتھا چوما اور اسے ڈھیر ساری دعائیں دی۔

رضیہ بھی فخر محسوس کر رہی تھی۔

عمران کا موبائل پھر سے بجنے لگا۔

ہیلو سوپر فیاض! ۔۔۔۔ میں واپس آ رہا ہوں۔

اور فوراً فون کال کاٹ دی۔

ختم شد